Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
December 30, 2023

The practical accounts and theoretical observations of the companions of the Messenger of God

صحابہ کرامؓ کے تعلق بالرسالت کے عملی احوال اور نظری مشاہدات

Dr. Shahida Naumani
Director Shauoor Welfare Society Lahore
shahidanaumani@gmail.com

Ms. Rafia Kiran Zahid
Lecturer, University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore

Abstract

Now we see the relation of the Companions with the mission. When the Messenger of Allah, may God bless him and grant him peace, did not come out of his holy room for three days continuously during his illness, those eyes that could not remain without seeing their master every day, whose daily duty was to see them. Dear friend, they were left with longing and were eagerly waiting for when Madani would be blessed with the sight and visit of the beloved. The Companions used to have these emotions and feelings for visiting and seeing the Messenger of Allah, may Allah bless him and grant him peace, that is why his face had not been visited for many days. That face was like the bright sun of an open Qur'an. The faces of the Companions turned away from the Qibla and the Kaaba in the same state of prayer and turned towards Mustafa (peace be upon him), but it is a wonderful sight. Let us learn a lesson of our religion and our faith from the lives of the Companions of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). Therefore, no one has a better lesson than him and there is no better example of relationship with the mission than him. These practical accounts of the Companions of the Prophet (may peace be upon him) and these theoretical observations which we have known through Sahih Bukhari and Sahih Muslim and

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published: December 30, 2023

the authentic books of Hadith. All these facts and observations are in fact the explanation of this verse of Holy Qur'an.

Keywords: Theoretical Observations, Companions, Messenger, God

ارشادی باری تعالیٰ ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا۔(1)

" محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔ آپ انہیں کثرت سے رکوع کرتے ہوئے، سجود کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ (صرف) اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلب گار ہیں۔"

اس آیت کریمہ میں محمد حضور نبی اکرم ﷺ کا ذاتی نام ہے اور رسول اللہ ﷺ حضور نبی کریم ﷺ کا من جانب اللہ نبوی منصب اور رسالتی ذمہ داری ہے اور وہ لوگ جو محمد رسول اللہ ﷺ کی معیت و تعلق، صحبت و سنگت اور تعلق و ربط میں آئے وہ صحابہ کرامؓ ٹھہرے۔اس آیہ کریمہ میں صحابہ کرامؓ کے فضائل و مناقب کے باب میں فضائل خمسہ کو بیان کیا گیا ہے۔

صحابہ کرامؓ کا تعارف والذین معہ ہے

والذین معہ یہ پہلا وصف ہے اس وصف کا سو فیصد تعلق رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ ہے۔ یہ معیت محمدی ﷺ ہے جو ان کے لیے شرف صحابیت کا باعث بنی ہے۔ یہ ان صحابہ کرامؓ کا رسول اللہ ﷺ کی ذات سے ذاتی تعلق تھا۔ ابھی تعلیماتی اور عملی تعلق شروع نہیں ہوا سب سے پہلے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ذات کو قبول کیا تو والذین معہ کے اعزاز کے مستحق ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی معیت نے ان صحابہ کرامؓ کو کائنات انسانی کا وہ عظیم منصب عطا کیا کہ وہ اس

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

تعلق و نسبت کے سبب انبیاء علیہم السلام کے بعد اللہ کی بہترین اور افضل مخلوق ٹھہرے، ہر زمانے کے علماء و صلحاء، اولیاء مجتہدین، مجددین، مصلحین، غوث و اقطاب، ابدال و اتقیاء میں سے کوئی بھی ان کے برابر نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس ذاتی تعلق پر اور ایمان بالرسالت کے باعث وہ ہر کسی سے افضل و اعلیٰ ٹھہرے اور اسی ذاتی تعلق کی بنا پر ان کو اصحاب رسول، صحابہ کرامؓ، اصحاب نبی ﷺ وغیرہ کے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرامؓ کے دینی کردار کے حوالے سے ان کے دیگر اوصاف کا ذکر کیا ہے۔

صحابہ کرامؓ دیگر تعارفی صفات

اشداء علی الکفار یہ کافروں و مشرکوں پر اپنی دینی غیرت و حمیت کی بنا پر سخت ہیں۔ کافروں کے بے جا کفر اور اپنی ذاتی انا کی پر انکار حق کرنے کی وجہ سے ان کے لیے انتہائی شدت رکھتے ہیں اور کافروں کے لیے اپنی ایمانی قوت کی بنا پر بڑے ہی سخت جاں ہیں۔ اُن کے کفر کی وجہ سے کسی قسم کی کوئی رفق و نرمی نہیں رکھتے۔ رحماء بینھم ان صحابہ کرامؓ کا تیسرا وصف قرآن یہ بیان کر رہا ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ آپس میں مومنانہ اخلاق کی وجہ سے بڑے ہی نرم دل اور رحم دل بندے ہیں۔ ایمان کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ انتہائی شفقت اور محبت کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

رکعا سجداً ان صحابہ کرامؓ کی پہچان اور شناخت یہ ہے آپ ان کو دیکھیں گے کہ یہ کبھی رکوع کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کبھی سجدہ کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ اللہ کی عبادت و ریاضت اور تقویٰ و اطاعت کو اختیار کیے ہوئے ہیں، طاعت وعبادت الٰہیہ ان کی پہچان و شناخت ہے۔

اللہ کی رضا و خوشنودی صحابہ کرامؓ کا مطمع نظر

يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

یہ ہر ہر لمحہ اور ہر ہر لحظہ اللہ کے فضل واحسان اور اس کی رضاوخوشنودی کے طالب ہیں۔ یہ اللہ کی طاعت اور عبادت اخلاص کے جذبے کے ساتھ کرتے ہیں۔ یہ اپنی زندگی کے ہر معاملہ کو لوجہ اللہ کرتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ اپنی زندگیوں میں سمجھتے ہیں۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللهِ اَكْبَرُ۔(2)

"اللہ کی رضاسب سے بڑھ کر ہے۔"

اب اس آیہ کریمہ پر بار دگر غورو تفکر کیا جائے تو یہ بات سمجھ آتی ہے۔ صحابہ کرامؓ کے پانچ طرح کے تعلق بالرسالت میں سے والذین معہ کو سبقت اور تقدم حاصل ہے۔ بقیہ سارے تعلق اور تعلقات نسبت اور نسبتیں سب کچھ والذین معہ کی خیرات ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی ہر فضیلت والذین معہ کے دم قدم سے ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی ذات سے تعلق قائم ہوجاتاہے تو اس کالازمی نتیجہ آپ کی تعلیمات سے بھی عملی رشتہ استوار ہوجاتاہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات سے قلبی اور حبی تعلق کارشتہ ہی آپ کی تعلیمات سے عملی رشتے کو استوار کرتاہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی ذات سے تعلق قائم ہوتاہے تو اس سے رسول اللہ ﷺ کی ذات کے ساتھ والہانہ اور محبانہ عمل جنم لیتاہے اور آپ کی ذات کے ساتھ ایک قلبی اور روحی تعلق استوار ہوجاتاہے۔ جس تعلق کے باعث رسول اللہ ﷺ کی یاد سے آنکھیں نمناک اور دل غمناک ہوتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی ذات سے تعلق جذباتی تعلق بن جاتاہے اور یہ تعلق آپ کی ذات کے ساتھ شیفتگی اور وارفتگی کے تعلق میں ڈھل جاتاہے۔ صحابہ کرامؓ کے تعلق بالرسالت کے یہ سارے مظاہر ان کے پہلے اور اولین قرآنی تعلق والذین معہ کی خیرات اور برکات ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے تعلق بالرسالت کی بنیادیں

اب ہم صحابہ کرامؓ کے والذین معہ تعلق بالرسالت کو ان کی زندگیوں اور ان کے اسوہ حیات کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔ ان صحابہ کرامؓ کااجتماعی کردار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ یوں تھا:

CC BY

شغفہم بہ و تعشقہم ایاہ فلا صبر لہم اذالم یشھد وامحیاء فاذا شاہدوا رسول اللہ ﷺ قرت اعینہم وطابت نفوسہم وانشرحت صدورہم۔(3)

"صحابہ کرامؓ کو رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات کے ساتھ اتنا گہرا لگاؤ اور محبت و عشق تھا کہ بن دیکھے ان کو چین نہیں آتا تھا اور جب ایک مرتبہ دیکھ لیتے تو ان کی آنکھیں آپ کی زیارت سے ٹھنڈی ہو جاتیں اور دل باغ باغ ہو جاتے اور سینے کھل جاتے اور انقباض کی کیفیت جاتی رہتی۔"

اس روایت میں ایک ایک چیز صحابہ کرامؓ کے تعلق بالرسالت کو عیاں کر رہی ہے۔ ان کی آنکھیں، ان کا دل اور ان کے سینے رسول اللہ ﷺ کی یاد میں مچلتے رہتے، جب تک ہر روز رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہ کر لیتے، بے چین و بے سکون رہتے، ان کا تعلق آپ کی ذات کے ساتھ بے پناہ محبانہ اور شدید والہانہ بن چکا تھا اور یہ تعلق اتنا مضبوط اور مستحکم بن گیا تھا کہ اس تعلق کو قائم رکھنے اور اس کو مزید استوار کرنے میں ان کی اپنی جان بھی رکاوٹ نہ تھی حتی کہ ان کی جان، ان کی عزت اور ان کا مال اور ان کی آل و اولاد یہاں تک کہ ان کا ہر تعلق رسول اللہ ﷺ کی ذات پر قربان تھا۔

محبت رسول ﷺ کا کمال اور اس کا مآل

اس لیے امام شعبی حضرت عبداللہ بن زید کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا:

واللہ یا رسول اللہ ﷺ لانت احب الی من نفسی ومالی ولدی واھلی ولولا انی اتیک فاراک لرایت ان اموت۔(4)

"اللہ کی قسم، یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنی جان، اپنے مال، اپنی اولاد اور اپنے اہل و

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

عیال سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ اگر میں آکر آپ کی روزانہ زیارت نہ کروں (تو مجھے یوں لگتا ہے) کہ میری موت واقع ہو جائے گی۔"

اتنا عرض کرنے کے بعد حضرت عبد اللہ بن زیدؓ زار و قطار رونے لگے۔ اس انصاری صحابی سے رسول اللہ ﷺ نے رونے کی وجہ پوچھی تو وہ سراپا ادب بن کر عرض کرنے لگے:

بکیت ان ذکرت انک ستموت و غوت فترفع مع النبیین و نکون نحن ان وخلنا الجنۃ دونک فلم یحر النبی ﷺ الیہ فانزل اللہ الآیۃ و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم۔(5)

"یارسول اللہ ﷺ میں سوچ رہا ہوں کہ ایک دن آپ دنیا سے تشریف لے جائیں گے اور ہم پر بھی موت آجائے گی۔ جنت میں آپ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بلند درجات پر فائز ہوں گے اور ہم اگر جنت میں گئے تو بھی آپ ﷺ کے درجے سے کہیں دور ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ اللہ کا یہ حکم نازل ہوا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کریں پس وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔"

اس حدیث مبارکہ اور نازل شدہ آیت کریمہ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ نے اپنے امتیوں اور اپنی ذات سے محبت کرنے والوں کو یہ مژدہ جانفزا سنایا ہے یہ محبت اور اطاعت کرنے والے کل میرے ساتھ جنت میں ہوں گے۔

صحابہ کرامؓ وظیفہ حیات رسول اللہ ﷺ کی ہمہ وقت زیارت

اب ہم کل صحابہ کرامؓ کے تعلق بالرسالت کو دیکھتے ہیں جب مرض و صال میں رسول اللہ ﷺ تین دن تک مسلسل اپنے حجرہ مبارک سے باہر تشریف نہ لائے تو وہ نگاہیں جو روزانہ اپنے آقا کو دیکھے بغیر نہ رہ سکتی تھیں جن کا روزانہ کا وظیفہ دیدار یار تھا، وہ ترس کر رہ گئیں اور سراپا انتظار تھیں کہ کب مدنی محبوب کا دیدار و زیارت نصیب ہوتی ہے ان سراپا منتظر نگاہوں

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

کے لیے وہ مبارک و مسعود لمحہ بھی آپہنچا، سب صحابہ کرامؓ حالت نماز میں تھے، رسول اللہ ﷺ کے اس مرض وصال میں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نماز میں ان کی امامت کے فرائض ادا کررہے تھے اور تمام صحابہ کرامؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی اقتدا میں بارگاہ ایزدی میں خشوع و خضوع کے ساتھ حاضر تھے۔ ادھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات ظاہری کے آخری دن اپنی طبیعت اور اپنے مرض میں قدر فاقہ محسوس کیا، صحت میں کچھ بہتری کے آثار نمودار ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اپنے اصحاب کو دیکھنے کے لیے بے تاب ہوئے اور اس منظر کو اپنی نگاہوں سے دیکھنا چاہتے تھے کہ جو دین میں لے کر آیا ہوں۔ جس دین کی ان کو تعلیم و تربیت دی ہے اور جس الہ کی عبادت و ریاضت ان کو سکھائی ہے یہ کس طرح اور کیسے اس پر عمل پیرا ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ منظر خود اپنی چشمان مقدس سے دیکھنے کے لیے مسجد نبوی کی طرف اپنے حجرے کے کھلنے والے دروازے کے پردے کو ہٹایا تو حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں آئی ہے۔

نماز میں چہرہ مصطفی ﷺ کی زیارت

عن انس بن مالک الانصاری وکان تبع النبی ﷺ وخدمہ وصحبہ ان ابا بکر کان یصلی لہم فی وجع النبی ﷺ توفی فیہ حتی اذا کان یوم الاثنین وہم صفوف فی الصلوٰۃ فکشف النبی ﷺ ستر الحجرۃ ینظر الینا وھو قائم کان وجہہ ورقۃ مصحف ثم تبسم یضحک فھممنا انفتتن من الفرح برویۃ النبی ﷺ فنکص ابو بکر علی عقبیہ لیصل الصف وظن ان النبی ﷺ خارج الی الصلوۃ فاشار الینا النبی ﷺ ان اتموا صلاتکم وارخی الستر فتوفی من یومہ۔ (6)

”حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں اور یہ وہی صحابی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال میں حضرت ابو بکر صدیقؓ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے تھے حتی کہ سوموار کا دن آگیا۔

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

صحابہ کرامؓ حالت نماز میں صف در صف حالت قیام میں تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ ہٹایا اور کھڑے کھڑے اپنے اصحاب کی حالت نماز کا حسین و دلکش منظر دیکھنے لگے اور صحابہ کرامؓ بھی آپ کو حالت نماز میں دیکھنے لگے اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور قرآن حکیم کی طرح چمکتا دمکتا محسوس ہوتا تھا۔ ادھر رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کے اس حالت نماز کے منظر کو دیکھ کر خوش ہوئے اور مسکرائے تو آپ کے دیدار پُر انوار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم سب صحابہ کرامؓ اپنی نماز توڑ ڈالتے ادھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یہ خیال ہوا کہ شاید رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں۔ اس لیے انہوں نے ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ کر صف میں شامل ہونا چاہا مگر رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمادیا، تم لوگ نماز پوری کرو پھر آپ ﷺ نے حجرے کا پردہ گرادیا اور اسی روز آپ کا وصال ہو گیا۔"

رسول اللہ ﷺ کی دید کے لیے صحابہ کرامؓ کے عجب انداز

یہ حدیث مبارکہ صحابہ کرامؓ کے تعلق بالرسالت کو امت مسلمہ پر واضح کر رہی ہے کہ صحابہ کرامؓ کا تعلق رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کس طرح تھا، صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی ہر روز جب تک زیارت نہ کر لیتے بیتاب رہتے۔ بعض صحابہ کرامؓ ایسے تھے جو ٹکٹکی باندھ کر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کی زیارت کرتے اور اس طرح دیکھتے کہ پھر اپنی آنکھوں کو آپ کے چہرہ انور سے نہ ہٹاتے۔

فینظر الیہ لا یطرف۔(7)

"اس طرح دیکھتے کہ اپنی آنکھ کو جھپکتے بھی نہ تھے۔"

اس کی وجہ پوچھنے پر عرض کرتے۔

باب انت وامی انی اتمتع بک بالنظر۔(8)

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

”یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کہ آپ کے چہرہ اقدس
کی زیارت سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔“

رسول اللہ ﷺ کی زیارت اور دید کے لیے صحابہ کرامؓ کے یہ جذبات اور احساسات ہوتے تھے اس لیے کئی دنوں سے آپ کے چہرہ اقدس کی زیارت نہ ہوئی تھی حالت نماز میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی امامت اور اقتدا میں چہرہ رسول ﷺ سامنے آیا اور یوں محسوس ہوا کہ وہ چہرہ جیسے کھلے ہوئے قرآن کا روشن آفتاب تھا۔ صحابہ کرامؓ کے چہرے عین حالت نماز میں قبلہ و کعبہ سے ہٹ کر چہرہ مصطفی ﷺ کی طرف پھر گئے لیکن عجب منظر ہے۔ یہ مسئلہ آج کسی امام کی نماز اور اس کے مقتدیوں کو پیش آجائے تو مفتیان کرام کا فتویٰ یہ ہے نماز ٹوٹ جاتی ہے مگر اس حدیث کو صحیح بخاری میں ہر ایک مفتی پڑھتا ہے کہ یہاں نماز ٹوٹی نہیں بلکہ نماز مکمل ہوتی ہے۔ صحابہ کرامؓ حالت نماز میں غالباً بائیں جانب اپنے چہرے پھیر کر رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کی زیارت کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کو دیکھ رہے تھے اور یہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہے تھے اور نماز بھی جاری تھی۔

جدھر رخ مصطفی ﷺ پھرا وہی کعبہ بنا

چہرے بھی قبلہ و کعبہ سے ہٹے ہوئے تھے اور در حقیقت کعبہ کے بھی کعبہ کی طرف یہ سارے چہرے پھیرے ہوئے تھے۔

کعبہ بنتا ہے اس طرف ہی ریاض

رخ جدھر کو وہ موڑ دیتے ہیں

قرآن حکیم بھی صحابہ کرامؓ کو یہی حکم دیتا ہے کہ جدھر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس ہو اسی طرف تم اپنے چہروں کو کر لیا کرو۔

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ۔(9)

" (اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم ضرور بالضرور آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں، پس آپ اپنا رخ ابھی مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجیے، اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے چہرے اسی کی طرف پھیر لو۔"

یہ آیت کریمہ بھی واضح کرتی ہے جس طرف چہرہ مصطفی ﷺ پھر جاتا ہے ادھر ہی قبلہ وکعبہ کا رخ متعین ہو جاتا ہے۔اس لیے حالت نماز میں صحابہ کرامؓ کے چہرے اس چہرے کی طرف پھرے جو کعبہ و قبلہ کی بھی جان اور پہچان ہے۔

زیارت مصطفی ﷺ کی خوشی میں نماز کے ٹوٹنے کا اندیشہ

صحابہ کرامؓ اپنے جذبات قلبی اور اپنے احساساتِ وجدانی کو بیان کرتے ہیں کہ تھوڑی دیر مزید آقا کا چہرہ ہمارے سامنے رہتا تو قریب ہی تھا۔

فھممنا ان نفتتن من الفرح برویۃ النبی ﷺ (10)

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کی خوشی و فرحت میں اپنی نماز کو ہی توڑ ڈالتے۔اس لیے کہ نگاہیں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر جم گئی تھیں،دوسری روایت میں صحیح بخاری میں یہ الفاظ آئے ہیں:

فلما وضع لنا وجہ النبی ﷺ کا نظرنا منظر اقط اعجب الینا من وجہ النبی ﷺ حین وضع لنا۔(11)

"جب پردہ ہٹا تو آپ کا حسین چہرہ انور سامنے آیا تو یہ اتنا حسین اور دلکش منظر تھا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسا منظر نہیں دیکھا۔"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

جبکہ صحیح مسلم میں فھممنا ان نفتتن کی جگہ یہ الفاظ آئے ہیں:

فبھتنا و نحن فی الصلوۃ من فرح بخروج النبی ﷺ۔(12)

"آپ کے چہرہ اقدس کے دیدار کی خوشی میں ہم مبہوت ہو کر رہ گئے۔"

صحابہ کرامؓ کا یہ سارا عمل اس وقت ہے جب وہ وھم صفوف فی الصلوۃ وہ نماز کی حالت میں ہیں و نحن فی الصلوۃ ہم نماز پڑھ رہے تھے کہ آقا علیہ السلام کے چہرہ اقدس کی زیارت ہوتی ہے۔رسول اللہ ﷺ بھی دیکھتے ہیں:

ینظر الینا وھو قائم کان وجھہ ورقۃ المصحف۔

اور صحابہ کرامؓ آپ کو دیکھتے ہیں، نماز بھی نہیں ٹوٹتی اور نہ رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کو حکم دیتے ہیں تم اپنی نمازوں کو دوبارہ پڑھ لو بلکہ اپنے صحابہ کو حکم دیتے ہیں، اپنی بقیہ نماز کو اسی طرح مکمل کر لو۔

فاشار الینا ان اتموصلاتکم۔

آپ نے اشارہ فرمایا اپنی نماز اسی طرح مکمل کرو۔نہ امام نے نماز لوٹائی اور نہ مقتدیوں نے نماز دھرائی نماز جہاں تھی وہیں سے مکمل ہوئی۔یہ اہل ایمان کا رسول اللہ ﷺ سے تعلق طاعت اور تعلق محبت ہے۔اگر اس تعلق کی صحیح تفہیم ہو جائے تو دین کی حقیقت سمجھ آسکتی ہے۔

تعلق بالرسالت کا بہترین اسوہ، اسوہ صحابہ ہے

کاش ہم اپنے دین اور اپنے ایمان کا کوئی سبق صحابہ کرامؓ کی زندگیوں سے سیکھ لیں اُن سے تعلق بالرسالت کا کوئی طریقہ جان لیں۔اس لیے ان سے بہتر سبق کسی کے پاس موجود نہیں اور تعلق بالرسالت کا ان سے بہتر اسوہ کہیں اور نہیں ہے۔ہمیں دیکھنا یہ ہو گا وہ صحابہ کرامؓ اس تعلق کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے کیا کچھ کیا کرتے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

صلح حدیبیہ کا موقع ہے کفار و مشرکین نے عروہ بن مسعود کو اپنا جاسوس بنا کر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کے احوال جاننے کے لیے بھیجا کہ جاؤ دیکھ کر آؤ ان کی تعداد کیا ہے اور ان کی تیاری کیا ہے۔ کیا ہم ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں یا کہ نہیں۔ اب وہ اس لشکر اسلام کی طرف جاتا ہے۔ حدیبیہ کا مقام ہے وہاں کل جماعت صحابہ موجود ہے جس کی تعداد کم و بیش پندرہ سو صحابہ کرام کی ہے، ان میں خلفائے راشدین بھی ہیں، ان میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں، ان میں سب سے پہلے مسلمان ہونے والے چالیس صحابہ کرامؓ بھی ہیں، ان میں بدری صحابہ بھی ہیں سب کے سب صحابہ موجود ہیں اور سارے کے سارے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں۔ ادھر قرآن میں رب فرما رہا ہے کہ اے حبیب ﷺ ان کے ہاتھوں پر تیرا ہاتھ نہیں بلکہ میرا ہاتھ ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ۔(13)

" (اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔"

عروہ بن مسعود اور میدان حدیبیہ کی منظر کشی

عروہ بن مسعود حدیبیہ کے میدان کا جو منظر دیکھتا ہے وہ صرف ایک صحابی کا طریق نہیں، دو تین کا طریق حیات نہیں بلکہ کل جماعت صحابہ کا طریق اور سنت یہ ہے۔ عروہ بن مسعود کہتے ہیں میں صحابہ کرامؓ کی جائے قیام اور خیموں کی طرف بڑھتا ہوں میں چھپ چھپ کر دیکھتا ہوں، پندرہ سو صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کے گرد جھرمٹ بنا کر بیٹھے ہیں اور کھڑے ہیں۔ جس طرح شمع کے گرد پروانے ہوتے ہیں۔ میں کیا دیکھتا ہوں۔

واذا توضا کادوا یقتتلون علی وضوئہ۔(14)

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

”جب رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے تو صحابہ کرامؓ آپ کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے (جلدی کرتے) ٹوٹ پڑتے ہیں۔“

اندیشہ ہوتا ہے کہیں آپس میں لڑ نہ پڑیں۔ رسول اللہ ﷺ کے وضو کے پانی کے ایک ایک قطرے کے لیے دوڑتے ہیں اور لپک لپک کر وضو کے پانی کو سنبھالتے ہیں اور وضو کے پانی کے کسی قطرے کو زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ ان وضو کے قطرات کو اپنے ہاتھوں پر اٹھالیتے ہیں اور اپنے چہروں اور اپنے جسموں پر مل لیتے ہیں۔

عروہ بن مسعود مزید بیان کرتے ہیں:

فواللہ ما تنخم رسول اللہ ﷺ نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منہم فدلک بھا وجہہ وجلدہ۔(15)

”جب بھی آپ نے اپنا لعاب دہن مبارک نیچے پھینکا صحابہ کرامؓ نے اسے نیچے نہ گرنے دیا اور دوڑ کر اسے ہاتھوں میں لے لیا اور اسے اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیا۔“

صحابہ کرامؓ کے احوال بے مثال

اس کے بعد مزید حدیبیہ کے میدان کی منظر کشی یوں کرتے ہیں:

واذا امر ہم ابتدروا امرہ۔(16)

”اور جب رسول اللہ ﷺ کوئی حکم ان کو دیتے تو وہ تعمیل میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔“

اس کے بعد اگلا منظر یہ ہے:

اذا تکلم خفضوا اصواتہم عندہ۔(17)

OPEN ACCESS
CC BY

”جب رسول اللہ ﷺ گفتگو فرماتے تو سب کے سب صحابہ کرامؓ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے۔“

رسول اللہ ﷺ کے ان اصحاب کے تعلق بالرسالت کی مزید منظر کشی یوں کرتے ہیں۔ ان کے دلوں کو رسول اللہ ﷺ کی محبت و تعظیم اور تعزیر و توقیر اور احترام و اکرام اور ادب و چاہت اس قدر تھی۔

وما یحدون الیہ النظر تعظیما لہ۔

”اور وہ آپ کی طرف ادب و تعظیم کی بنا پر نظر و نگاہ بھر کر نہیں دیکھتے تھے۔“

جب رسول اللہ ﷺ ان کو دیکھتے تو ان کی نگاہیں جھک جاتی اور جب رسول اللہ ﷺ کسی اور طرف دیکھتے تو یہ چپکے چپکے سے اپنی نگاہیں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر جما دیتے، اپنے محبوب کو اس انداز سے دیکھنا بھی رموز محبت سے ایک رمز محبت ہے اور ایک علامت چاہت و مودت ہے۔

عروہ بن مسعود کا بے مثل بیان

عروہ بن مسعود حدیبیہ کے میدان سے صحابہ کرامؓ کے تعلق بالرسالت کے ان مناظر کو کافر ہوتے ہوئے اور کفار و مشرکین کے جاسوس کی صورت میں دیکھتے ہیں اور بعد ازاں کفار و مشرکین اور عداء اسلام کی مجلس میں جا کر یہ رپورٹ دیتے ہیں۔ یہ سارا کچھ دیکھنے کے بعد کفار و مشرکین کو اپنا تجزیہ اور تبصرہ یہ دیتے ہیں۔

واللہ لقد وفدت علی الملوک ووفدت علی قیصر وکسریٰ والنجاشی واللہ ان رایت ملکا قط یعظمہ اصحابہ مایعظم اصحاب محمد محمداً۔(18)

خدا کی قسم مجھے دنیا کے بادشاہوں کے درباروں میں جانے کا موقع ملا ہے اور میں نے قیصر، کسریٰ اور نجاشی کے دربار بھی دیکھے ہیں خدا کی قسم میں نے ہرگز کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اس کے اصحاب اس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی تعظیم اصحاب محمد ﷺ، محمد ﷺ کی کرتے ہیں۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

خلاصہ کلام

صحابہ کرامؓ کے تعلق بالرسالت کے یہ عملی احوال اور یہ نظری مشاہدات جنہیں ہم نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور حدیث کی مستند کتابوں کے ذریعے جانا ہے۔ یہ سارے احوال و مشاہدات در حقیقت قرآن حکیم کی اس آیت النبی اولی بالمومنین من انفسہم کی تفسیر ہیں، مسلمان ہر زمانے میں اسلام دشمن طاقتوں کے سامنے کیسے اور کس طرح ناقابل شکست ہوتے ہیں۔ یہ عروہ بن مسعود نے کفار و مشرکین پر واضح کر دیا وہ کہتے ہیں۔ میں ایران بھی گیا ہوں اور کسریٰ ایران کا ادب ہوتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ میں روم بھی گیا ہوں قیصر روم کا ادب ہوتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ میں حبشہ بھی گیا ہوں شاہ حبشہ نجاشی کا ادب ہوتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ سارے درباروں کے درباریوں میں اور سارے بادشاہوں اور شہنشاؤں کے وزیروں اور مشیروں میں ادب کا وہ منظر نہیں دیکھا جو محمد ﷺ کے اصحاب میں محمد ﷺ کا ادب کرتے ہوئے منظر دیکھا ہے۔

اس لیے وہ کفار و مشرکین کو کہتا ہے ان پر حملہ نہ کرنا، تم ان کو شکست نہیں دے سکتے۔ اس لیے محمد ﷺ کے اصحاب جو ان کے جسم سے مس ہونے والے پانی کے قطرات کو زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ آپ کے لعاب دہن اور آپ کے تراشیدہ موئے مبارک کو زمین پر گرنے کو برداشت نہیں کرتے وہ کیسے زمین پر ان کے خون مبارک کے گرنے کو پسند کریں گے۔

حاضرین گرامی رسول اللہ ﷺ سے یہ تعلق بالرسالت ہمارا ایمان تھا اور ہمارا ایمان ہے۔ یہ ہماری پہچان تھی اور ہماری پہچان ہے، اس تعلق بالرسالت کو مستشرقین اور اسلام دشمن قوتوں نے شخصیت پرستی قرار دیا۔ یہ عمل شخصیت پرستی نہ تھا بلکہ ایمان پرستی تھا۔ یہ تعلق اور یہ عمل ہماری قوم اور ہماری ملت کا شعار مصطفی ﷺ تھا اور ہے اور یہ تعلق اور عمل روح محمد تھا اور ہے جس کی طرف اقبال نے یوں اشارہ کیا ہے:

تا شعار مصطفی ﷺ از دست رخت

قوم را رمز بقا از دست رفت

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں کبھی

روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات

اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دے

حوالہ جات

1. الفتح،48: 29
2. التوبہ،9: 72
3. سیدنا محمد رسول،406
4. المواہب اللدنیہ،2: 94
5. المواہب اللدنیہ،2: 94
6. صحیح بخاری،1: 93
7. ترجمان السنہ،1: 3651،بحوالہ طبرانی ابن مردویہ
8. ترجمان السنہ،1: 365
9. البقرہ،2: 144
10.
11. صحیح بخاری،1: 94
12. صحیح مسلم،1: 179
13. الفتح،48: 10
14. صحیح بخاری،1: 379

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 3 Issue 2 (July-Dec., 2023)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: December 30, 2023

15. صحیح بخاری، 1: 379
16. صحیح بخاری، کتاب الشروط، 1: 379
17. صحیح بخاری، کتاب الشروط، 1: 379
18. صحیح بخاری، 1: 379

OPEN ACCESS
CC BY